رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جاینگی اِک دن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں ابھی اِک نورانی چہرہ کے پر ستارو نمیں ہیں

الفضل

اللہ تعالےٰ نے اسبات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن پھر بھی ۔ ۔ ۔ لوگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں مانتے + (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط وکتابت بنیجر الفضل قادیان۔ ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے سات روپے (عہ)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے

جلد ۲ | ۲ر فروری ۱۹۱۵ء مطابق ۱۶ر ربیع الاوّل ۱۳۳۳ہجری | نمبر ۹۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خطبہ نکاح پڑھا تھا۔ اسمیں یہ بھی فرمایا کہ لوگ مہر یا تو ۳۲ روپے مقرر کرتے ہیں اور اسے مہر شرعی کہا جاتا ہے یا تین من سونا اور اتنے من چاندی اور اتنے گاؤں۔ یہ دونوں فضول باتیں ہیں۔ مہر طرفین کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے +

حضور کی تصنیف القول الفصل شائع ہو چکی ہے اور ابھی پریس پر چھپ بھی رہی ہے چند سو کتابیں جلدی میں تیار کروالی گئی تھیں۔ کچھ غلطیاں بھی رہ گئیں ہیں۔ اب جو چھپ رہی ہے اسمیں تصحیح کر دیگئی ہے۔ یہ کتاب فی الحال مفت تقسیم ہو رہی ہے۔ اس لئے صرف درخواست اور مطلوبہ کاپیوں کی صحیح تعداد بتا دینا کافی ہے۔ درخواستیں بنام سکرٹری ترقی اسلام قادیان آئیں +

۳۰ جنوری بین المغرب و العشاء حضور نے ایک لطیف تقریر فرمائی۔ امید ہے کہ اس کا خلاصہ منشی فرزند علی صاحب (جو یہاں موجود تھے) قلمبند کر کے بھجوا دیں گے۔ تاکہ الفضل میں دیگر احباب کے استفادہ کے لئے چھاپ دیا جائے +

۳۱ جنوری ۲½ بجے جناب میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل نے ملائکہ پر مبلغین کی اعلےٰ جماعت اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء و دیگر سکنائے قادیان کے سامنے کامیابی سے لیکچر دیا۔ آپنے اسقدر عقلی و نقلی دلائل پیش کئے کہ جو ملائکہ پر ایمان لانے کے لئے کافی ہیں۔ اگلے اتوار کو صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کا لیکچر مسئلہ کفر و اسلام پر ہوگا +

فیروزپور سے منشی فرزند علی صاحب۔ مرزا ناصر علی صاحب وکیل۔ پیر اکبر علی صاحب وکیل اور بعض دیگر احباب مختلف شہروں اور گاؤں سے تشریف لائے +

صاحب انسپکٹر مدارس کی آمد آمد ہے جو ہائی سکول کا معائنہ فرمائیں گے +

اخبار احمدیّہ

ہمنے اپنے بعض احباب کے اصرار اور تحریک سے یہ ایک نیا عنوان مقرر کیا ہے جسکی ذیل میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیرونی خبریں اور حالات درج کئے جایا کرینگے تاکہ احباب ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ رہیں اور باہمی محبت و اتحاد ترقی کرے اسکے لئے ضروری ہے کہ ہمیں ایسی اخبار اور واقعات بہم پہنچائے جائیں تاکہ یہ کالم بہت دلچسپ ہو سکے +

درخواست دُعا۔ ملک غلام احمد صاحب احمدی بندہ پور کشمیر سے ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے دُعا کے ملتجی ہیں جو یہ ہے کہ ایک احمدی بھائی کے نکاح کو غیر احمدی مولویوں نے فسخ قرار دیا ہے۔ غیر احمدیوں کیطرف سے وکیل اور بیرسٹر مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں۔ سب احمدی احباب خشوع خضوع سے دُعا کریں کہ خدا تعالےٰ انھیں کامیابی عطا فرمائے +

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

جنگ یورپ

پیرس کی ۲۷ جنوری کی تار برقی - افواج متحدہ کی نسبت مظہر ہے کہ نیوپورٹ اور پیرس کے مابین توپی لڑائی ہوئی - پیرس کے مشرق میں جرمنوں کے سالم بریگیڈ نے حملہ کیا تھا - اور اس میں انکی ڈیڑھ بٹلین ضائع ہوئی - لنس سے سوزانز تک توپی معرکے ہوئے کراؤں کے قریب فتح کردہ خندقوں پر ہمارا قبضہ قائم رہا - پرتھیس کے قریب پہاڑی ... ۲ پر ہم نے چار شدید حملے پسپا کئے - سینٹ ہوبرٹ میں ایک جرمن حملہ نوک سنگین رد کیا گیا - سینٹ ہیل میں ہم نے دریائے موسی کا نیا کشتیوں کا پل توڑ دیا - اسکے سوا اور کسی جگہ لڑائی نہیں ہوئی -

۲۷ - جنوری ۱۹۱۵ء کی اطلاع جو پیٹروگراڈ دار الخلافہ روس سے موصول ہوئی ہے بیان کرتی ہے کہ مشرقی پرشیا کے علاقہ پلکا کن میں جارحانہ پہلو اختیار کرکے ہم نے عموماً بنوک سنگین افواج جرمنی کو مالوشکن لاسڈن کے محاذ کی طرف دھکیل دیا - مواضع پیر جیموف اور جوبینی کے قریب دریائے وسٹولا کے بائیں کنارہ پر جرمنوں نے پھر شدید حملے کئے - مگر بہ نقصان کثیر ہٹا دیئے گئے - سکرنی ویس کے شمال مشرق میں جرمن باتریاں چپ کرا دیگئیں - گالیشیا میں مقامات اسالک رجوک - بخوور - اٹاک اور مکڑانا کے محاذ پر دشمن کی مستعدی بڑھ رہی ہے اس نے توپی گولہ باری بھی کی - اور حملے بھی - مگر ہر جگہ سے ہٹا دیا گیا +

نہر سویز پر لڑائی - قاہرہ کی ۲۷ جنوری کی تار خبر سے معلوم ہوا ہے کہ قنطرہ سے مشرق میں کل ۲۶ کو لڑائی ہوئی - برطانوی فوج کے چار سپاہی اور ایک افسر خفیف زخمی ہوئے - دشمن کا غالباً زیادہ تر نقصان ہوا ہوگا +

برلن دار الخلافہ جرمنی کا ایک اخبار لکھتا ہے - کہ متحاربین کا یومیہ خرچ لڑائی پر ۹۶ لاکھ پونڈ ہو رہا ہے بلجیم میں املاک کا نقصان دو کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ کا ہوا - اور مشرقی پرشیا میں روسیوں کے ہاتھوں بیس لاکھ پونڈ کا +

شائع ہوا ہے کہ پولینڈ میں جرمنوں نے تیزاب بھی دشمن کے خلاف استعمال کیا ہے - چنانچہ کئی سپاہی اندھے ہو گئے ہیں - کراڈوا اور راوکا کے محاذ پر ۳ گھنٹوں تک لڑائی کے شعلے آتشین سمندر کیطرح متلاطم رہے تھے - نوروز کے دن بالخصوص جرمنوں نے نہایت شدت سے حملہ کیا - وزنی توپوں سے روسی خندقوں پر گولہ باری کیگئی - اور جرمن جرنیلوں نے اپنی سپاہ کا خون پانی کی طرح بہایا - چنانچہ کراڈوا میں چھ ہزار جرمن ہلاک ہوئے - اور اس معرکہ میں کل محاذ پر ۳۰ ہزار قتل اور نوے ہزار زخمی ہوئے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قیصر نے سپاہ کو حکم دے رکھا تھا - کہ اگر ہمیں پولینڈ چھوڑنا ہی پڑے - تو یہاں کوئی شہر یا مکان سالم نہ چھوڑا جائے - بلکہ صرف کف دست میدان باقی رہے +

فرنچ قصبہ وانسنشی کے باشندوں پر جرمنوں نے آٹھ ہزار پونڈ اس خطا میں جرمانہ کیا - کہ بعض باشندوں کے پاس قیصر کی توہینی نظم پائی گئی تھی - اور چار ہزار مزید جرمانہ بدیں خطا کہ اہل شہر نے آٹا بہم نہ پہنچایا تھا +

فرنچ حکومت نے اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ قصر ریمز کی غارت گری میں جرمن ولی عہد بالکل شریک نہ تھا - بلکہ اس کا سالہ اور آٹھ جرنیل ودیگر امرا تھے +

زلزلہ کے نقصان میں اضافہ - اٹلی میں پچھلے دنوں جو زلزلہ آیا تھا - اسکے نقصان کے اندازہ کی فہرست شائع ہو چکی ہے - لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ سابقہ اندازہ سے بہت زیادہ جانوں کا نقصان ہوا ہے - ۱۶ - جنوری کی خبر ہے کہ صرف صوبہ اوزونی میں تیس ہزار ہلاک ہوئے اور شہر اوزونی کے مکانات تو سرمہ کیطرح پس گئے - زلزلہ کا رقبہ بھی بہت ہی وسیع ثابت ہوا - صرف صوبہ اوزونی کے ہی ۱۸ قصبات بالکل نابود ہو گئے - اور بیس قصبے ویران ہو گئے +

ایتھنز ۲۷ جنوری - سابق وزیر بحریہ جمال پاشا مصری محاربہ میں ترکی سپہ سالار مقرر ہوا ہے - اور تین جیش مصر پر بڑھ رہے ہیں + رومانیا کو بنک آف انگلینڈ ساڑھے سات کروڑ روپیہ قرض دینے والا ہے - رومانوی مالی کمیشن چند ہفتوں سے لنڈن میں وارد ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رومانیہ - روس - انگلینڈ اور فرانس سے ملے گی +

سویڈن کا ایک سٹیمر جرمنی جا رہا تھا - کہ راستہ میں ایک غوطہ خور کشتی کو دیکھ کر جو جرمن نہ تھی - اپنے ملک کے بندر ٹریل بورڈ کو واپس آگیا - اس سے وہاں خاصی ہلچل پڑ گئی ہے کیونکہ اس کشتی کی وجہ سے سویڈن اور جرمنی کا بڑا بحری راستہ رُک گیا ہے +

مصری معرکہ کے متعلق سرکاری تار کے الفاظ یہ ہیں -

دہلی ۲۹ - جنوری - مصر کی محافظ فوج کے ہراول دستوں کا مقابلہ ترکوں سے ہو گیا ہے - ایک برطانوی پٹرول کا مقابلہ القنطرہ کے قریب ہوا - اور کہ ترکی افواج کے چھوٹے چھوٹے دستے اور مقامات پر بھی دیکھے گئے ہیں +

سر ہولڈن بیکر نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ جرمنی کے سرکاری بنک میں ابھی دس کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ کا سونا موجود ہے - اس لئے وہ ابھی ایک سال بلکہ اور زیادہ عرصہ تک مالی تنگی سے چھوڑنے پر مجبور نہ ہوگی - البتہ آسٹریا کی حالت نازک ہے اور اگر جرمنی نے اسکی مالی مدد نہ کی تو وہ نہ نبھ سکے گی +

جرمن ہندوستانی فوج کے اسیران جنگ سے بقول نامہ نگار اخبار پاؤنیر اچھا سلوک کر رہے ہیں - کچھ تو پچھلی بدنامی دھونے کے خیال سے اور کچھ اس لغو خیال سے کہ شائد اسی طرح مسلمان فوجیوں میں برطانوی مخالفت کی لہر پیدا کر سکیں +

روسی سفیر متعینہ دربار لنڈن نے ریوٹر ایجنسی کے نمایندے سے کہدیا ہے کہ تم بذریعہ تار برقی کے دنیا کے طول و عرض میں اس خبر کو پہنچا دو - کہ یہ جو خبریں اڑ رہی ہیں کہ جرمنی علیحدہ روس سے شرائط صلح طے کرنیکی خواہش رکھتا ہے ایسا ہرگز نہ سمجھنا - یہ کبھی نہیں ہو سکتا - کہ روس اتحادیوں سے علیحدہ ہو کر جرمنی سے صلح کرلے گا +

کلکتہ کے کارخانہ سن واقع سب پور میں آتشزدگی سے پانچ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے - اور ابھی آگ فرو نہیں ہوئی +

۲۷ جنوری کی کلکتہ کی ایک تار مظہر ہے کہ آج سب پور ہاوڑا گینجیز جوٹ مل میں یکایک آگ لگ گئی - سہ پہر کو کلکتہ میں خبر آئی - دو موٹر انجن فوراً روانہ کئے گئے - اور انکی مدد کیلئے شہر کے دوسرے حصوں سے بھی انجن بھیجے گئے - جوٹ کی کئی ہزار گٹھڑیاں رکھی ہوئی تھیں جنمیں آگ لگ گئی - شام کو فائر بریگیڈ کا ایک حصہ واپس چلا آیا تھا - گو اس کے چند گھنٹے بعد تک آگ برابر لگتی رہی +

ضلع رنگپور میں بمقام کوری گرام ۲۲ جنوری کی شب کو ایک مہاجن کے مکان میں ڈاکہ پڑا - ڈاکوؤں کی تعداد پوری ساٹھ تھی جو بندوقیں اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - مورخہ ۲ - فروری ۱۹۱۵ء

موسم بہار کی آمد آمد

فروری کی آمد کے ساتھ ہی موسم بہار کا دور شروع ہوگیا ہے اب نئے شگوفے نئی شان کے ساتھ دنیا میں رونما ہوں گے۔ کوہ قاف کے ڈھلوان پہلو اپنی سفید چادر سمیٹنا شروع کر دیں گے کوہ الپس اور کارپیتھین کی یخ بستہ ندیاں اپنی سختی کو نرمی سے تبدیل کر دیں گی۔ فرانس و بلجیم کے دلدلی میدان ایک بار پھر خشک زمین کا روپ اختیار کریں گے۔ شمالی افریقہ کا فرنچ الجیرین سپاہی اپنے پرشین حریف پر سنگین کا پُر زور وار کرنے کے لیئے پہلے سے زیادہ تیار ہوگا۔ گنگا و جمنا کے کنارے پر رہنے والا ہندوستانی موسم کی خوشگوار حالت سے فائدہ اٹھا کر سرکار برطانیہ کے نمک کو حلال کرنے کے لئے قیصر کے سپاہیوں پر پہلے کی نسبت اور زیادہ جوش کے ساتھ حملہ کریگا۔ فرنچ - برطانوی اور روسی سپاہی ہر ایک میدان جنگ میں داد شجاعت دینے اور اپنے وطن کو دشمن کی چنگل سے چھڑانے یا ممکن دستبرد سے بچانے کے لئے جوہر مردانگی دکہائیگا۔ اور اگر پاؤنیر کے ولایتی نامہ نگار کا یہ بیان صحیح ہے۔ کہ جرمنی نے پولینڈ اور بلجیم کے قیدیوں کو میدان جنگ میں قتل کرادیا ہے۔ اور اپنی بہترین افواج کو تاحال استعمال بھی نہیں کیا۔ اور یہ کہ وہ آئیندہ موسم بہار میں ۲۰ لاکھ مزید افواج صف اول میں لا سکیگا۔ اور پھر اگر یہ بھی صحیح ہے۔ کہ جرمنی انگلستان پر ہوائی تاخت کرنے اور زپیلن کی قسم کے ۵۵ ہوائی جہازوں کے بیڑے سے حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز کیلے اور پیرس پر آخری یورش کرنے کا خیال تاحال جرمن مدبرین کے دماغ سے نہیں نکلا اور اسکے ساتھ ہی اگر یہ خبر بھی صحیح و درست ہو کہ رومانیا - اٹلی متفق طور پر عنقریب متحدہ سلطنتوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اجتماع افواج ہو رہا ہے۔ اٹلی اور جرمن لیگ بھی ٹوٹ گئی ہے۔ صرف مناسب و موزون وقت کی دیر ہے۔ نیز اٹلی اور سرویا میں بھی باہم معاہدہ ہو چکا ہے۔ اٹلی سرویا کو بحیرہ اڈریاٹک میں ایک بندرگاہ دینے پر رضامند ہے اور ان سب کے علاوہ اگر ایک مشہور اٹالین سیاسی شخص کا یہ قول درست ہے۔ کہ ابھی حیرت انگیز اتحادات وجود میں آئیں گے۔ اور ان کے ساتھ ہی اگر یہ بھی دیکھ لیا جائے۔ کہ سوئیٹزرلینڈ - ڈنمارک ہالینڈ - سویڈن - یونان - ایران - اور ریاستہائے متحدہ امریکہ اجتماع افواج میں مصروف ہیں۔ اور جرمنی السالس کی ہر ایک پہاڑی کو قلعبند کرنے خندقوں میں سیمنٹ لگا دینے - عورتوں تک کو پیغام رسانی کی مشق کرانے اور خوراک کے خرچ پر پابندیاں عائد کرنے میں مشغول ہے۔ اور اناج نہ ملنے کی صورت میں آلو کھا کر گذارہ کرنے اور آخری گھوڑے و آخری سوار تک مدافعت کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ تو مبالغہ کو جائز جگہ دینے کے بغیر بھی یقیناً سمجھو کہ دنیا کے لئے ۱۹۱۵ء کا موسم بہار ایک بے نظیر خونی موسم ہوگا۔ جسمیں موت کے فرشتوں کی مصروفیت اسقدر بڑھ جائیگی۔ کہ جسکی مثال صفحات تاریخ سے مفقود ہے۔

آہ! اس منظر کا خیال بھی ایک خوفناک اور بھیانک خیال ہے اسکا تصور بھی جان کو ڈرانے اور طبیعت کو ہراسان کرنے والا ہے لیکن اگر خدائے عالم الغیب کو دنیا اور غافل دنیا کے لئے ایسے تخریبی اور قہری نشان دکہانا مقصود ہیں۔ اور اس کے ہاں مقدر ہو چکا ہے۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے۔ اور نہ صرف ہولناک زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں۔ تو پھر یاد رکہو۔ کہ کوئی مانع نہیں۔ جو ان کو روک سکے۔ کوئی طاقت نہیں۔ جو ان کے وقوع میں آنے کا سدباب کرسکے

ناظرین! آپ آجکل رائٹر کی برقی خبروں کے پڑھنے کے دلدادہ اور ہر نئی خبر کے سننے کے مشتاق ہیں۔ مگر ہم آپکی توجہ اس آسمانی خبر کی طرف منعطف کراتے ہیں۔ جو ملائکہ کے ذریعہ عالم الغیب خدا کیطرف سے مسیح موعود کے قلب پر آج سے کئی سال قبل نازل ہوئی۔ اور ایک سے زیادہ مرتبہ پورا ہو چکنے کے بعد بھی اسی طرح تازہ ہے جسطرح پہلے تھی*

خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو فرمایا "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ اس الہام الٰہی میں لفظ "پھر" کی تکرار بتلا رہی ہے کہ ایک موسم بہار کے زور آور حملوں کی یاد ابھی انسانی دماغوں میں تازہ ہوگی۔ کہ پھر دوسرا موسم خدا کی بات پورا کرنے کے لئے آموجود ہوگا۔ پس اے غافل دنیا! غفلت کے لحافوں کو اتار دے۔ اور جگانے والے کی آواز پر کان دہر! اور اے سونے والے جہان! جاگ کہ یہ سونے کا وقت نہیں۔ کیونکہ کسی نذیر نے ہاں اسی نذیر نے جسکی تائید میں خدا زور آور حملے کر رہا ہے۔ فرمایا ہے۔

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

دوستو! موسم بہار آرہا ہے۔ اور یہ وہی موسم بہار معلوم ہوتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی بات پوری ہونے کا ارشاد فرمایا ہوا ہے۔ اور پھر جس ہیبت کے ساتھ خدا کے قہری نشان روئے زمین پر نمودار ہو رہے ہیں۔ انکو تمہاری آنکھیں مشاہدہ کر چکی ہیں۔ تمہارا تجربہ خدا تعالیٰ کے اس کلام کی تصدیق کر چکا ہے۔ جو مصحف پاک میں اسطرح آیا ہے۔

وما نریہم من آیۃ الا ھی اکبر من اختہا و اخذنا ھم بالعذاب الالیم ٥

(ترجمہ) ہم ان کو کوئی نشان نہیں دکھلاتے۔ مگر وہ اپنے ہم جنس سے جو پہلے آچکا ہوتا ہے۔ بڑا ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس بڑے دن کی آمد سے پہلے ہم خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔ اور نفسانی خواہشات کے موٹے بچھڑے کو موسم بہار کی آمد سے پہلے خداوند خدا کی مقدس ہیکل یعنی تقویٰ کی قربانگاہ پر چڑھا دیں اور یاد رکھیں۔ کہ جسطرح اس دن کوئی اپنا بنایا ہوا معبود کسی کے کام نہ آئیگا۔ اسی طرح محض زبان کا اقرار بیعت کوئی کام نہ دیگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک احمدی قلب اب خدا تعالیٰ کی خشیت کا مسکن اس کی محبت کا گھر اس کے جلال کی تیامگاہ ہو۔ لازم ہے۔ کہ ہر احمدی زبان اب بلغ ما انزل الیک کے ماتحت الحق کے مقدس پیغام کو ہر ایک بے خبر روح تک پہنچا دے۔ اور اس دن سے پہلے جب کوئی سفارش کام نہ دیگی۔ بھولے ہوئے نفوس کو راہ راست کی طرف متوجہ کرے۔

دیکھو! یورپ کی زمین آج ایسی تباہی کا منظر بن رہی ہے جو اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ کبھی نہیں آئی۔ اور دنیا کا سب سے طاقتور سب سے متمول۔ سب سے ترقی یافتہ مگر مادیات پرست سے گرا ہوا براعظم نہ صرف ایک سیاسی زلزلے کے دھکے کے باعث سخت تباہی کا شکار ہو رہا ہے۔ بلکہ وہ اٹلی کے حقیقی زلزلہ کے صدمہ سے بھی دوچار ہے۔ اور پھر یورپ کی تباہی (مقامی تباہی) نہیں۔ بلکہ عالمگیر بربادی و تباہی ہے جسکو بنی نوع انسان کا ہر فرد بشر محسوس کرتا اور آئیندہ زیادہ کریگا۔

پس اس سے عبرت پکڑو۔ اور اس دن سے قبل کہ تم پکڑے جاؤ۔ خود بخود خدا تعالیٰ کے خوف کو دل میں جگہ دو۔ اور جو احمدی نہیں وہ احمد کے زیر سایہ آئیں۔ جو احمدی ہیں وہ آگے قدم بڑھائیں وعلینا الا البلاغ -

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

اسلام میں وہ کونسی خصوصیات ہیں جو اور مذاہب میں نہیں

ایک غیر مسلم ہم سے سوال کر سکتا ہے کہ تم نے اسلام کو کیوں قبول کیا۔ حالانکہ اسلام کے سوا اور بہت سے مذہب تمہارے سامنے موجود تھے تم نے اسلام میں کیا خوبی دیکھی جو اور مذاہب میں نہیں۔ اسلام کا وہ کونسا جمال مشاہدہ کیا۔ جو اور کسی مذہب کو نصیب نہیں۔ اس سوال کا جواب ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔ اور اس کا فرض ہے کہ وہ سائل کی تشفی و تسلی کرے۔ اور اسے بتاوے کہ واقعہ میں اسلام میں ایسی خوبیاں ہیں جو اور مذاہب میں نہیں اور انہیں خوبیوں نے ہمیں گرویدہ کر لیا۔ اور اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ ہم اسلام کے دامن سے وابستہ ہو کر کسی اور مذہب کی طرف توجہ بھی نہ کریں۔ میں بھی ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اپنی سمجھ کے مطابق اسلام کی کچھ خصوصیات پیش کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں:۔

پہلی خصوصیت

قانون قدرت خدا کا فعل ہے اور الہامی کتاب اس کا قول۔ اسلئے نہایت ضروری ہے کہ خدا کے قول اور فعل میں مطابقت ہو۔ اور ایک کتاب تبھی الہامی کتاب کہی جائیگی جبکہ وہ خدا تعالیٰ کے فعل یعنی قانون قدرت اور نظام عالم کے مطابق ہو۔ اگر ایک کتاب جس کا دعوے ہو کہ وہ خدا کا قول ہے اللہ تعالیٰ کے فعل کے خلاف ہوگی تو سمجھا جاویگا۔ کہ وہ خدا کا قول نہیں۔ اس اُصول کے پیش کرنے کے بعد میں ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اسلام کی پہلی خصوصیت یہی ہے کہ وہ اس معیار پر پورا اُترتا ہے لیکن دنیا کا اور کوئی مذہب اور کوئی الہامی کتاب اس معیار کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کیطرف سے ثابت نہیں ہو سکتی سب سے پہلے آریوں کو لو۔ ان کا مذہب ہے کہ وید مقدس ہمیشہ آریہ ورت میں نازل ہوا ہے۔ اور وید کے ملہم ہمیشہ ہندوستانیوں میں سے ہی چنے جاتے ہیں۔ اور الہامی زبان ہونے کا فخر ازل سے سنسکرت کے حصہ میں آیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رُوحانی ربوبیت صرف آریہ ورت والوں ہی کی قسمت تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ہندوستان کے سوا کبھی کسی ملک میں کوئی نبی نہیں مبعوث فرمایا اور نہ ہندوستان کے باہر کسی کو کبھی الہام ہوا اور نہ یہ فخر کسی اور زبان کو حاصل ہوا۔ اب دیکھو کہ یہ مذہب کس طرح خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ وہ خدا جو تمام دُنیا کی جسمانی ربوبیت کر رہا ہے اور جس نے تمام دنیا کے لئے ہوا۔ پانی۔ اناج۔ غلے میوے پھل۔ پھول۔ ترکاریاں وغیرہ یکساں مہیا کئے۔ اور جس کا فعل ثابت کر رہا ہے کہ وہ تمام دنیا کا رب ہے۔ اس کا قول یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میری رُوحانی تربیت جو جسمانی ربوبیت سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ صرف آریہ ورت کے لئے مخصوص ہے ہرگز نہیں۔ اور یہاں چونکہ قول اور فعل میں اختلاف ہے اس سے معلوم ہُوا کہ یہ قول خدا تعالےٰ کا نہیں۔ اور یہ تنگدلی رب العالمین کی شان کے شایان نہیں۔ اس کے بعد یہودیوں اور عیسائیوں کو لو وہ بھی اسی بات پر متفق ہیں کہ آدم سے لے کر مسیح تک صرف ایک ہی نسل میں الہام ہوتا رہا۔ اور ایک ہی سلسلہ نبیوں کے لئے مخصوص کیا گیا اور تمام دنیا کو چھوڑ کر صرف ملک شام ہی کو خدا تعالیٰ نے نبوت اور رسالت کے لئے چن لیا۔ اور بنی اسرائیل کے گھرانے میں سب فیوض آ گئے۔ اور غیروں کے لئے قرب الٰہی کا کوئی موقعہ نہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے رحم کی نظر صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے۔ اور تو اور خود مسیح نے بھی یہی ظاہر کیا۔ اور جب ایک غیر اسرائیلی عورت ہدایت کی طلبگار ہو کر مسیح کے پاس آئی تو مسیح نے چھوٹتے ہی اس سے یہ کہا۔ سُؤروں کے آگے اپنے موتی پھینکنے جائز نہیں۔ اور بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی اور کو جمع کرنے میں نہیں آیا۔ علاوہ ازیں توریت اور انجیل میں کہیں نہیں آیا۔ کہ غیر قوموں میں نبی آئے ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے سوا اور لوگوں کو بھی خدا تعالےٰ اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف فرماتا ہے۔ سو یہ دونو مذہب بھی خدا کے فعل کے مطابق نہیں۔ اس لئے ہم نے انہیں قبول نہ کیا۔ انکے بعد اسلام کا نمبر ہے۔ اس کو لو۔ اور اس کی الہامی کتاب قرآن کو پڑھو اسمیں جابجا لکھا ہے کہ الہام صرف ملک عرب میں مختص نہیں اور نہ نبوت صرف قریش کے خاندان تک محدود ہے بلکہ صاف صاف فرما دیا۔ وان من اُمّۃ الّا خلا فیہا نذیر۔ یعنے دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جسمیں خدا کے نبی نہ آئے ہوں۔ پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ اپنے متبعین کو کھول کر کہدیا کہ تم دین و دنیا میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک تم تمام ان کتابوں اور الہاموں کے مُصدّق نہ ہو گے۔ جو وقتاً فوقتاً خدا تعالیٰ نے نازل فرمائے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ہم یوقنون اولئک علی ھدًی من ربہم واولئک ہم المفلحون پھر اس حکم کے بعد خاص رسول کریم کو ارشاد ہوتا ہے۔ فبھدٰہم اقتدہ۔ یعنے اے رسول تو تمام ان لوگوں کی پیروی کر۔ جو تجھ سے پہلے مختلف قوموں میں مبعوث کئے گئے۔ پھر یہ بات زبانی جمع خرچ تک محدود نہیں رکھی۔ بلکہ فرمایا فیہا کتبٌ قیمۃ۔ یعنے چونکہ ہم تمام دنیا کی الہامی کتابوں کے مصدق ہیں۔ اس لئے ہم اپنی کتاب قرآن مجید میں ان تمام کتابوں کا خلاصہ درج کرتے ہیں پھر علاوہ ازیں جابجا قرآن مجید کا نام مُصدّق رکھا ہے۔ یعنی اپنے سے پہلے الہامی کلاموں کی تصدیق کرنے والا اس کے بعد ایک احتمال تھا کہ کوئی مُسلمان کہتا کہ اور قوموں میں نبی تو بیشک ہوئے لیکن ہمیں ان کا ماننا ضروری نہیں۔ ہم اپنی قوم کے نبیوں کو مانتے ہیں یا یہ کہتا کہ ہماری قوم کے نبیوں کی ایک خاص خصوصیت ہے۔ اس لئے اس احتمال کو بھی دُور کر دیا۔ اور فرمایا۔ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ یعنی مُسلمانوں پر جس طرح اپنے نبی کا ماننا فرض ہے۔ اسی طرح دوسری قوموں کے رسُولوں کا تسلیم کرنا بھی فرض ہے۔ پھر اس احتمال کا بالکل قلع قمع کرنے کے لئے رسول کریم کے مُنہ سے کہلوا دیا۔ ما کنت بدعًا من الرسل یعنی میں اور رسُولوں جیسا رسُول ہوں۔ اور انہیں معیاروں پر آیا ہوں جن پر مجھ سے پہلے رسُول آئے۔

پھر اس رُوحانی تربیت کے دروازے کو ایسا کشادہ کیا کہ فرمایا:۔ وبالاٰخرۃ ہم یوقنون۔ یعنی خدا کی نظر میں وہی مؤمن مقبول ہے۔ جو رسول کریم پر ایمان لاوے۔ اور آپ سے پہلے تمام نبیوں کی تصدیق کرے۔ اور پھر الہام الٰہی کو صرف رسول کریم تک محدود نہ سمجھے۔ بلکہ تمام الہاموں پر ایمان لاوے۔ جو آپ کے بعد راستبازوں اور صادقوں کو ہوتے رہیں۔ پھر صرف قولی تصدیق نہیں۔ بلکہ فرمایا۔ کونوا مع الصادقین۔ یعنے اپنے صادقوں کا دامن پکڑ لینا اور انکی اتباع کرنا۔ پھر سورہ فاتحہ میں

ہیں اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا سکھلائی - کہ تم یہ نہ سمجھنا - کہ خدا تعالیٰ کی روحانی تربیت کسی خاص قوم تک محدود ہے - یا کسی خاص زمانہ سے مخصوص - بلکہ اس کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے - اور جس طرح جسمانی ربوبیت میں اس کا تعلق کسی خاص قوم یا ملک یا خاص زمانہ سے نہیں - اسی طرح روحانی تربیت بھی کسی خاص قوم یا ملک یا زمانہ سے مختص نہیں - بلکہ وہ عام ہے - تم بھی دعا مانگو - تم پر بھی یہ دروازہ کھولا جاوے گا - اور تم بھی اس کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کئے جاؤ گے -

پھر فرمایا - غیر المغضوب علیہم ولا الضالین یعنی تم میرے حضور ہمیشہ دعا مانگتے رہا کرو - کہ الٰہی ہم یہودیوں اور عیسائیوں سے ٹھوکر نہ کھادیں - کہ تیری روحانی تربیت کو کسی خاص قوم اور ملک اور زمانہ تک محدود کریں - غرض اس معیار کے لحاظ سے کہ خدا کے فعل اور قول میں مطابقت ہونی چاہیئے - اسلام کے سوا کوئی مذہب خدا کی طرف سے ثابت نہیں ہوتا - اور اسلام کی یہ پہلی خصوصیت ہے - جو ہم اس شخص کے سامنے پیش کرتے ہیں - جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے - کہ تم نے اسلام کو دیگر مذاہب پر کیوں ترجیح دی -

(باقی آئندہ)

امام الزمان

حضرت مسیح موعود مرسل یزدانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف لطیف اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں کی کتب محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں ؛

درس قرآن شریف کے نوٹ

حضرت مولانا نور الدین خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ آپ کو چار روپیہ میں دفتر الفضل سے مل سکتے ہیں - حجم ۴۰۲ صفحے

(مینیجر)

اللہ رحم کرے

حضرت میر حامد شاہ صاحب اپنے پاکیزہ جذبات کا اظہار ایک نظم کے رنگ میں ارسال فرماتے ہیں - اور لکھتے ہیں - کہ "رات تہجد کے بعد جو لیٹا نیند تو اچاٹ ہی ہوتی ہے - دعا کرتے ہوئے درد پیدا ہوا - دل بھر آیا - اور جو رنگ اختیار کیا - اس کا اظہار ہے - جو پیش خدمت ہے" ہم بڑے شکریہ کے ساتھ اس نظم کو اخبار میں درج کرکے اپنے ناظرین کرام کی خدمت میں پہنچانے کا فخر حاصل کرتے ہیں - جناب شاہ صاحب کی ایک اور نظم بھی ہمیں موصول ہو چکی ہے - جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کی جائیگی ؛ (ایڈیٹر)

کیا یہ چرچا* کو بکو ہونے لگی -\
اپنی ظاہر کیا یہ خو ہونے لگی\
وہ مسیحا جو نبیٔ وقت ہے\
اُس کی پھر کیا جستجو ہونے لگی\
مسئلہ جو ہو چکا طے ایک بار\
اُس پہ پھر کیا گفتگو ہونے لگی\
یار تھے جو کل وہ آج اغیار ہیں\
دوستوں میں دو بدو ہونے لگی\
جب خلیفہ تو بنا محمود قوم\
چھیڑ چھاڑ اُسے ماہ رو ہونے لگی\
تھی دلوں میں پہلے کچھ آزردگی\
[illegible] ظاہر روبرو ہونے لگی\
دوسروں کے کفر اور اسلام پر\
آپ سے تم - تم سے تُو ہونے لگی\
کیا ہی یاروں نے دکھایا ہے کمال\
واہ کیا خوب آبرو ہونے لگی .\
بے احمدیت[1] کے اب اسلام کیا .\
کیا نماز بے وضو ہونے لگی .\
جاکے روٹھوں کو منائے کون اب\
کس کی ایسی آرزو ہونے لگی .\
قوم احمد کس بکھیڑے میں پڑی\
کس طرح یہ سرخرو ہونے لگی\
مستیٔ مے نے انہیں چکرا دیا .\
عزت جام و سبو ہونے لگی\
چشمۂ کوثر کو کرکے ترک آہ !\
مجلس (قادیان) اب بر آب جو ہونے لگی -\
میر حامد اپنی حالت کو سنبھال (راوی)\
دوستوں کی تند خو ہونے لگی

انجمن ترقی تعلیم مسلماناں کا
پانچواں سالانہ جلسہ

تمام ہمدردان ملت اور بہی خواہان قوم کی خدمت میں گذارش ہے - کہ انجمن ترقی تعلیم مسلماناں کا پانچواں سالانہ جلسہ امرتسر میں ۲۷ - ۲۸ - فروری ۱۹۱۵ء اخیر ہفتہ اور اتوار کو بصدارت عالی جناب نواب ذوالفقار علی خانصاحب سی - ایس - آئی - رئیس مالیر کوٹلہ منعقد ہونا قرار پایا ہے - ملک کے مشہور معزز اور محترم بزرگان ملت جو قوم کے واسطے سرمایۂ فخر و ناز ہیں - اپنی شمولیت سے جلسہ کی رونق اور عزت بڑھا کر اپنے قیمتی مشوروں اور مفید اور کارآمد ارشادات سے حاضرین جلسہ اور ارباب قوم کو مستفیض فرمائیں

جن اصحاب کے دلوں میں قومی درد ہے - اور جنکو قوم کی تعلیمی حالت سے دلچسپی ہے - نیز جو انجمن ترقی تعلیم مسلماناں کی خدمات اور اس کے مقام کی ضرورت کا قیمتی الفاظ میں اعتراف فرما چکے ہیں - اُن سے خصوصیت کے ساتھ گزارش ہے - کہ وہ اپنی تشریف آوری اور شمولیت جلسہ اور امداد انجمن سے قوم کو مرہون منت فرمائیں -

گزارش بمقتضائے وقت - موجودہ حالت اور وقت کے لحاظ سے انجمن کی امداد کی ضرورت پر خاص غور و خوض فرماکر تمام ہمدردان قوم خصوصیت کے ساتھ انجمن کی عملی امداد کے واسطے مستعدی اور سرگرمی سے کوشش فرمائیں - اور جلسہ کے موقعہ پر اپنی عملی مساعی جمیلہ کے قیمتی نتائج سے انجمن اور قوم کو شکرگذاری کا موقعہ دیں -

المشتہر - شیخ محمد عمر بیرسٹر ایٹ لاء - آنریری سکرٹری انجمن ترقی تعلیم مسلمانان (امرتسر)

---

* شہرت

[1] یعنی بجز احمدیت کے بغیر اسلام کیا .

وصیتیں کرو

"مفصلہ ذیل مضمون ....
آفیسر مقبرہ بہشتی نے تحریر فرما کر ہمارے پاس برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے امید ہے کہ احباب اسکو غور سے پڑھینگے اور جو نہیں پڑھ سکتے انہیں سنا دینگے تاکہ ہر ایک احمدی بھائی اسکا عملی جواب دیکر ثواب حاصل کرے۔" (ایڈیٹر)

تیرہ سو برس ہوئے سرزمین عرب سے ایک صادق اٹھا اور اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے اور میں سلامتی کی طرف لیجانا چاہتا ہوں۔ دنیا ہلاکت کے قدموں میں ہے میں نجات کے راستہ پر چلانے آیا ہوں۔ شریروں نے اسکی مخالفت کی اور بدبختوں نے اسکا انکار کیا۔ لیکن سعادتمند اسکی طرف متوجہ ہوئے اور سلیم الفطرت انسانوں نے اسے قبول کیا اور اسکے بتائے ہوئے رستہ پر چلنے لگے یہ کیوں؟ یہ صرف اسلئے کہ انہوں نے دیکھ لیا کہ اسکی پیروی میں نجات ہے اور اسکی اتباع میں ہمیشہ کا آرام خیر ماننے والوں نے مانا اور انکار کرنیوالوں نے انکار کیا۔ آج تم میں بھی ایک صادق پیدا ہوا۔ اور اس نے کہا کہ میں ہی عرب کے قدم پر آیا ہوں اور میں بھی دنیا کو نجات کا رستہ بتانے آیا ہوں میری ہی پیروی میں نجات ہے اور میری اتباع ہی موجب امن و آسائش یہاں بھی تاریکی کے فرزندوں نے اسکی مخالفت کی اور ظلمت پسندوں نے اسکا انکار لیکن تم نے ہاں تم سعادتمندوں نے اسکو پہچانا اور مانا اور آج یہ سعادت تمہارے ہی حصہ میں تھی دنیا نے اسکا انکار کیا۔ لیکن تم نے اقرار۔ دنیا اسکی مخالف ہوئی لیکن تم موافق ہی رہے دنیا نے بیشک اسے چھوڑ دیا۔ لیکن تم وفاداروں نے اسکا دامن چھوڑا یہ کیوں؟ کیا تمہاری اور اسکی کوئی رشتہ داری تھی؟ نہیں پھر کیا تم اسکے پاس کسی دنیوی طمع کے لیے آئے تھے یقیناً نہیں پھر کیا تم نے اسکو اسلئے قبول کیا کہ وہ تمہارا حاکم تھا ہرگز نہیں سو جب ان میں سے کوئی بات نہ تھی تو اور کیا وجہ تھی یہ صرف یہی کہ تم نے دیکھ لیا کہ ہماری نجات اسی کے دامن سے وابستہ ہے اور تم نے اسکے معجزات اور خارق عادت تائیدات سے مشاہدہ کر لیا کہ اگر نجات کا کوئی رستہ ہے تو یہی ہے جس پر وہ ہمیں چلانا چاہتا ہے غرض تم نے اسکو اپنی نجات کے لئے قبول کیا اور صرف نجات ہی کے لئے تم اسپر ایمان لائے اور اللہ تعالے کے حضور میں بھی تمہاری یہ تڑپ ضائع نہیں گئی بلکہ درگاہ خداوندی میں پایۂ قبولیت کو پہنچگئی اور رحیم کریم خدا نے اپنے مسیح کے ذریعہ تمہیں وہ تعلیم دی جس پر تم چلکر نجات حاصل کر سکتے ہو پھر قادیان کو مرکز بنا کر دارالامان بنایا۔ تاکہ اس میں رہکر تم دینی و دنیوی مصیبتوں سے امن میں ہو پھر خدا تعالے نے اپنے مسیح کے گھر کی چار دیواری کو مخصوص کیا اور فرمایا اس میں رہنے والوں کو میں طاعون کی آگ سے بچاؤنگا یہ سب باتیں ہماری نجات کے لئے تھیں۔ لیکن آخر میں اس رحیم کریم ہستی نے نجات کا ایک ایسا بندوبست کیا جو دنیا میں آدم سے لیکر مسیح موعود تک کسی قوم کے لئے نہیں کیا گیا یہ سعادت صرف احمدی قوم کی قسمت میں تھی اور یہ فضل صرف احمدیوں کے حصہ میں واللہ یختص برحمتہ من یشاء آپ پوچھینگے کہ وہ بندوبست کیا تو میں کہونگا کہ وہی جس کے لئے مسیح موعود نے الوصیت لکھی اور وہ جو تمکو طرف مقبرہ بہشتی کی مطہر زمین زبان حال سے اشارہ کر رہی ہے دیکھو اللہ تعالے نے کیسا رحم کیا کہ تم اپنے مالوں کی وصیت کرو خواہ ایک پیسہ بھی تمہارے پاس ہو تو بھی تم بہشت کے وارث ہو سکتے ہو ایک شخص جس کی کل پونجی دس روپیہ ہے وہ اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہے اسکے مرنے کے بعد اسکی جائداد میں سے صرف ایک روپیہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین انجمن کے خزانہ میں داخل ہو کر اسکو بہشت میں لیجاتا ہے کیا یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کیا ایک روپیہ کے بدلے ہمیشہ کے لئے بہشت کا ملجانا کوئی مہنگا سودا ہے خدا کے لئے غور کرو کہ وہ نجات جسے صحابہ کرام نے اپنی جانیں دیکر اپنے مال لٹا کر اپنے بیوی بچوں سے جدائی قبول کر کے اور وطن سے بے وطن ہو کر حاصل کیا تھا آج تمہیں ایک روپیہ میں ملتی ہے اور تم توجہ نہیں کرتے آٹھ آنہ میں دستیاب ہوتی ہے اور تم ملتفت نہیں ہوتے ایک پیسہ میں ہاتھ آتی ہے اور تم پرواہ نہیں کرتے حیف در حیف دیکھو وہ خدا جو فرماتا ہے (ان اللہ اشترٰی من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ) وہ آج تم سے جان نہیں مانگتا بلکہ چند پیسوں کا مطالبہ کرتا ہے کیا تم اسکے دیے ہوئے مال میں سے اور اسکی عنایت کی ہوئی دولت میں سے کچھ تھوڑے سے پیسے دینے میں آج مضایقہ کرتے ہو حالانکہ وہ پیسے بھی تمہارے ہیشہ کے آرام کے لئے مانگتا ہے کیا انکو اسکی ضرورت پڑی ہے نہیں ہے اور یقیناً ہے لیکن پھر اسقدر بے پرواہی کیوں کام لیتے ہو کیا تمہیں الصادق المصدوق المسیح الموعود کے فرمانے پر یقین نہیں آتا ہے اور ضرور ہے مگر پھر یہ سستی کیوں؟ دیکھو رسول کریم کے پہلو بہ پہلو دفن ہونے سے آج ابو بکر و عمر رض تمام صحابہ پر فوقیت دیے جاتے ہیں اور ساری اسلامی دنیا انکا احترام کرتی ہے تم اسبات کو دیکھتے ہو کبھی خیال نہیں کرتے کہ آج تمہارے لیے ابو بکر و عمر رض سی فضیلت حاصل کرنیکا موقعہ ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کر کے اپنے پیارے آقا المسیح الموعود کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو۔ اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود رسول کریم کی قبر میں دفن ہوگا اسلئے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسول اکرم کے پاس ہی دفن ہوگے اور تمہارے لیے اس خصوصیت میں ابو بکر رض کے ہم پلہ ہونیکا موقعہ ہے لیکن آہ تم نے توجہ نہیں کی کیا تمہیں نجات کی ضرورت نہیں یا کیا تم بہشت کے مستحق اور دیدار الہی کے طلبگار نہیں یا کیا تمہارے دل میں اپنے اس آقا کے قدموں میں جگہ پانیکی تڑپ نہیں جسکی ایک جھلک دیکھنے کے لئے تم اپنا مال خرچ کر کے پروانہ وار قادیان آیا کرتے تھے کیا یہ سب پیار سے منہ دیکھنے کے تھے کیا اب تمہاری محبت سرد ہو گئی ہے کیا اب تمہارے دل میں اسکی محبت نہیں اگر ہے تو خدارا ذرا اتنا تو سوچو کہ کیا تم نے اس مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے وصیت کی اور انجمن کار پرداز ان مصالح مقبرہ بہشتی سے سرٹیفکیٹ حاصل کی اچھا پچھلی باتوں کو جانے دو دیکھو اب بھی موقعہ ہے اگر خدا کے لئے نہیں تو اپنے نفسوں کی بہتری کے لئے اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے دنیوی اخروی عذابوں سے نجات کے حصول کے لئے اور اپنے پیارے آقا کے قدموں میں جگہ پانے کے لئے اب بھی وصیت کرو اور مقبرہ بہشتی کے دفتر میں ایک کارڈ بھیجدو وصیت کے فارم تم کو بھیج دئیے جاوینگے تم خود وصیت کرو اپنی بیوی کو توجہ دلاؤ اپنے احمدی رشتہ داروں کو ترغیب دو پھر تمام احمدی بھائیوں کو تحریک کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ موت کس وقت آنیوالی ہے اور کس گھڑی یہ روح کب کوچ کرنیوالا ہے یہ تمام باتیں میرے دل سے نکلی ہیں مجھے یقین واثق ہے کہ وہ کئی سعید دلوں پر اثر کرینگی میں ایک بات کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کے لکھنے سے پہلے میں نے بھی وصیت نہیں کی تھی لیکن آج میں نے بھی وصیت کر دی ہے۔ اب میں مختصر طور پر حضرت مسیح موعود کے وہ الفاظ نقل کرتا ہوں جو آپ نے اس مقبرہ کے متعلق اپنی وصیت میں تحریر فرمائے ہیں۔

۱- اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیہا کل رحمۃ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔

۲- کوئی نادان اس قبرستان کو اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی

ہستی باریتعالیٰ

نمبر ۳

میں دو نمبروں میں اپنے لیکچر کے ابتدائی حصوں کے نوٹ ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں - اور کسی حد تک ثبوت کے ذریعہ اور ہستی باریتعالیٰ کے عقیدہ پر دہریوں کے اعتراضوں کے جوابات عرض کر چکا ہوں - اب اس نمبر میں وہ دلائل لکھتا ہوں جن سے ہم دہریوں پر خدا کے فضل سے ہستی باری تعالیٰ کو پایہ ثبوت تک پہنچا کر حجت پوری کر سکتے ہیں - وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم -

دلیل اوّل

دنیا میں جسقدر قومیں آباد ہیں خواہ وہ متمدن ہوں یا غیر متمدن - تعلیم یافتہ ہوں یا جاہل آباد ملکوں میں زندگی بسر کرنے والی ہوں یا ویران جزیروں اور غیر آباد ٹاپوؤں میں - ان سب کا متفق علیہ مسئلہ اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ ایک کامل مقتدر ہستی کا ماننا ہے - دنیا میں جسقدر مذاہب رائج ہیں - قطع نظر اس سے کہ وہ سچے ہیں یا جھوٹے ان سب کا اصل اصول اعتقاد اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ ذات باری کا وجود با جود ہے - دنیا کے کسی گوشہ میں چلے جاؤ - کرۂ ارض کے کسی قطعہ پر نظر ڈالو - کوئی قوم ایسی نہیں جو اس کامل ہستی کی منکر ہو - دنیا کی ایک قوم کی عادتیں دوسری قوم کی عادتوں کے مخالف ہیں - ایک کے قوانین دوسری کے قوانین کے مغایر ہیں - ایک کا مذاق دوسری کے مذاق کے خلاف ہے لیکن اس عقیدہ میں تمام قومیں متفق ہیں کہ کوئی نہ کوئی ہمارا پیدا کرنے والا اور ہماری ربوبیت کرنے والا ضرور موجود ہے - اسی صداقت کو قرآن حکیم بیان فرماتا ہے - ولئن سألتھم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ - یعنے اگر دنیا کے لوگوں سے پوچھو کہ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے تو فوراً بول اٹھیں گے کہ ہمارا خالق اللہ ہے - اس عظیم الشان اتفاق اور ایسے بے نظیر اجماع کی وجہ صرف فطرت کی گواہی ہے - کیونکہ ہر ایک انسان کی فطرت اور اس کی سلیم کانشنس اس کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اس شہادت کا اقرار کرے - چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے - الست بربکم قالوا بلیٰ - یعنی انسان کی فطرت ہر وقت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک ایسی ہستی ضرور موجود ہے جو میری ربوبیت کر رہی ہے بلکہ ایک صحیح الفطرت انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اسبات کا وہم و گمان نہیں کر سکتا کہ وہ ایک حاکم کے بغیر زندگی بسر کر رہا ہے - چنانچہ خالق فطرت کا کلام فرماتا ہے - افی اللہ شک فاطر السموات والارض - یعنی فطرت صحیحہ حیرانی سے ظاہر کرتی ہے کہ کیا خدا کے وجود میں بھی کوئی شک کر سکتا ہے - غرض ہستی باری تعالےٰ کی پہلی دلیل یہ ہے کہ دنیا میں جسقدر قومیں ہیں - وہ سب خدا تعالیٰ کے وجود کی مقر ہیں - حالانکہ آپس میں ہر بات میں مختلف ہیں اور نہ ایسے وسائل ہی تھے کہ وہ قومیں آپس میں ملکر تبادلۂ خیالات کر کے ایک عقیدہ پر متفق ہو جاتیں - سو وہ چونکہ سب اس عقیدہ پر متفق ہیں - اس لئے یہ بات دلالت کرتی ہے کہ انسان کی فطرت میں یہ عقیدہ ودیعت ہے ورنہ اگر فطرت میں نہ ہوتا بلکہ خارجی محرک اس کا موجب ہوتے تو یہ اتفاق نہ ہوتا - کیونکہ نہ وہ قومیں آپس میں ملیں نہ ان کا تبادلۂ خیالات ہوا - کوئی امریکہ میں ہے اور کوئی افریقہ میں - کوئی ہندوستان میں ہے تو کوئی یورپ میں - نہ آج کی طرح ریل و تار اور ڈاک خانے تھے - اس لئے باوجود ظاہری محرک کے نہ ہونے کے اور آپس کے میل ملاپ کے بغیر ان کا اس عقیدہ پر متفق ہونا دلالت کرتا ہے کہ یہ عقیدہ فطرت میں رکھا گیا ہے - اور جب فطرت میں یہ بات ودیعت ہے تو معلوم ہوا کہ خالق فطرت نے رکھا - اور اسی کو ہم خدا کہتے ہیں -

دلیل دوم

بہت سی باتیں ہم صرف سنکر مانتے ہیں مثلاً لنڈن میں ہم کبھی نہیں گئے - لیکن جب لوگوں سے سنا - اور قابل اعتبار لوگوں نے ہمارے سامنے اس کے وجود کی شہادت دی تو ہمیں اس کے موجود ہونے کا یقین ہو گیا - اس لئے کہ وہ لوگ جن کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں جو ہمارے خیال میں سچ بولنے کے عادی ہیں وہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اس شہر کو دیکھا - سو جب معمولی دنیا داروں کے کہنے سے ہم لنڈن کے وجود کے قائل ہو گئے تو کیا وجہ کہ ہم تمام دنیا کے راستبازوں اور صادقوں کی متفقہ شہادت سے انکار کریں اور ان کو جھٹلا دیں - اور راستباز بھی وہ راستباز جنھوں نے راستی کی خاطر اپنی جان دیدی - لیکن سچ کہنے سے منہ نہ موڑا اپنے مال و متاع کو اپنی آنکھوں کے سامنے لٹتے دیکھا - لیکن صداقت کو ہاتھ سے نہ دیا - انکے بیوی بچے اور رشتہ دار انکی آنکھوں کے سامنے ذبح کئے گئے - لیکن ان کا قدم نہ ڈگمگایا وہ سب متفق ہو کر اسبات کی شہادت دیتے ہیں کہ یقیناً ایک وراء الوراء ہستی موجود ہے اور وہ ہم پر خاص طور پر ظاہر ہوئی - اور اس نے ہم سے تعلق پیدا کیا - دیکھو قتل جیسے اہم معاملہ میں صرف دو تین قابل اعتبار آدمیوں کی گواہی پر ایک شخص کو پھانسی دیدی جاتی ہے - اور صرف چند بھلے مانس آدمیوں کی شہادت پر ایک شخص کو جان سے مار دیا جاتا ہے تو کیوں اس گواہی کو رد کیا جائے - جو تمام دنیا کے راستبازوں کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہے -

دنیا کے ابتدا کی طرف جاؤ - ابو البشر آدم صفی اللہ ربنا انا ظلمنا انفسنا کہہ کر خدا کے وجود کی گواہی دیتے ہیں - پھر پارسیوں کو لو - ان کے نبی بھی خدا کے وجود کی شہادت دیتے ہیں - پھر وید کے رشیوں کو دیکھتے ہیں - تو وہ بھی اسبات کے شاہد ہیں کہ ایک وراء الوراء ہستی ہے - پھر یہودیوں اور عیسائیوں کے راستباز بھی اسی پر متفق نظر آتے ہیں - پھر سب کے بعد خیر الانس والجان نے بھی دنیا کے سامنے یہی شہادت پیش کی - اب کیا ہم ان تمام راستبازوں کی گواہی کو رد کر دیں ہرگز نہیں - ہمیں سوائے تسلیم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں

غرض کہ تمام دنیا کی مختلف قوموں کے راستبازوں کا متفق ہو کر خدا کے وجود کا اقرار کرنا اس کے واقعہ میں موجود ہونے کا ایک بڑا بھاری ثبوت ہے -

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

نو مبائعین

مسماۃ محمد بی بی - ضلع سیالکوٹ
کریکاں ڈگی صاحب - کینانور میسور
محمد عبد اللہ صاحب - خانیوال
غلام محمد نون معہ اہلیہ - کندپورہ کشمیر
عبد اللہ " " "
عبد الغنی " " "
عزیز " " "
شعبان نون " "

تیسری دلیل

خداتعالیٰ کی ہستی کی تیسری دلیل دعاء ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا سألك عبادی عنی فانی قریب أجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیومنوا بی لعلهم یرشدون یعنی جب میرے بندے میری ہستی کی کوئی دلیل تجھ کو پوچھیں۔ تو تو ان کو کہدے۔ کہ خداتعالیٰ کے وجود کی ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ اور اس کے پیارے بندے جب مشکلات میں گھر جاتے ہیں۔ تمام دنیا ان کی دشمن ہو جاتی ہے۔ ظاہری سامان اور اسباب ان کے مخالف ہوتے ہیں۔ اور مصیبتوں سے مخلصی کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ لیکن جب وہ بندہ ایسی حالت میں اپنے مولیٰ سے دعاء کرتا ہے۔ اور اس کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ اور اس کے آگے اپنی مصیبتوں کا اظہار کرتا ہے۔ تو معاً حالت بدل جاتی ہے۔ سب دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ان کی سب شرارتیں رک جاتی ہیں۔ تمام مصیبتوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اب بتاؤ۔ کہ اگر کوئی قادر مقتدر ہستی نہیں اور کسی وراء الوریٰ ذات کا وجود موجود نہیں۔ تو ان مصیبتوں میں گھرے ہوئے بندوں کی مصیبتوں کو کس نے دور کیا۔ اگر کہو۔ کہ اسباب نے۔ تو یہ تو غلط ہے۔ کیونکہ ظاہری سامان تو ان کے مخالف ہوتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوح اکیلے ہیں۔ ساری قوم مخالف ہے۔ وہ تکلیفیں دیتی ہے۔ اور کوئی مددگار نہیں۔ نہ آپ کے پاس حکومت ہے۔ جس کے ذریعہ دشمنوں کو روکیں۔ ہر طرف سے مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ لیکن ایک دفعہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں۔ رب انی مغلوب فانتصر۔ یعنی اے میرے رب میری مدد کر۔ اب بتاؤ کیا یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ کیا ان کی قوم تباہ نہیں ہوئی۔ کیا حضرت نوح اور ان کے ساتھی مصیبتوں سے رہا نہیں ہوگئے۔ ہوئے اور ضرور ہوئے۔ پھر بتاؤ کہ اگر کوئی قادر مقتدر ہستی نہیں۔ تو حضرت نوح کی کس نے مدد کی۔ پھر حضرت ابراہیم کی دعا کو دیکھو۔ وہ عرض کرتے ہیں۔ ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم آیاتك ویعلمهم الکتاب والحکمة یعنی اے میرے خدا ملک عرب کے رہنے والوں میں ایک نبی مبعوث فرما۔ جو تیری آیتیں ان کے سامنے پڑھے۔ اور کتاب و حکمت انہیں سکھائے۔ لیکن ملک عرب کی حالت کو دیکھو۔ سب گنوار۔ جاہل۔ اجڈ۔ بات بات پر لڑ مرنے والے نہایت کندہ ناتراش ہیں ایک شخص بھی اس قابل نہیں۔ کہ وہ ابراہیمی دعا کا مصداق بن سکے مگر ابراہیم کی دعا سنی گئی۔ اور دو ہزار برس بعد انہیں نالائقوں میں سے ایک لائق پیدا ہوا۔ اور ایسا ہو کر سب عالموں سے بڑھ گیا۔ اور ابراہیم کی دعا قبول ہوگئی۔ اور یہ خارق عادت طور پر دعا کا قبول ہونا ہی دلالت کرتا ہے کہ ایک باقتدار دعاؤں کے سننے اور قبول کرنے والی ہستی موجود ہے۔

پھر حضرت مسیح ناصری کی دعا کو دیکھو۔ وہ ساری رات دعا کرتے ہیں۔ کہ الٰہی یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹالدے۔ اور ادھر یہودی مخالف ہیں۔ عدالت قتل کا فتویٰ دیتی ہے۔ کوئی سامان موجود نہیں۔ مگر صادق راستباز کی دعا ضائع نہیں گئی۔ خداتعالیٰ نے مسیح کو بچا لیا۔ اور صلیب پر لٹکنے کے دو تین گھنٹہ کے بعد آندھی آگئی۔ دوسرے دن سبت تھا۔ پلاطوس کو رحم آگیا اس کی بیوی کے پاس خواب میں مسیح کی سفارش کرنے کیلئے فرشتہ آیا ساتھ کے چوروں کی ہڈیاں توڑی جاتی ہیں۔ لیکن مسیح اس مصیبت سے بچ رہتا ہے۔ پھر نیم مردہ لاش بھی یہودیوں کے ہاتھ نہیں آتی۔ بلکہ ایک خیرخواہ شاگرد کو ملتی ہے۔ اور اسطرح مسیح اس لعنتی موت سے بچ جاتے ہیں۔ اور ان کی دعا قبول ہوتی ہے بھلا بتاؤ۔ کیا مسیح کی یہ دعاء اور اس کی قبولیت خداتعالیٰ کی ہستی کی ایک دلیل نہیں۔

پھر رسول کریمؐ کے حالات پر غور کرو۔ مدنی زندگی اور صحابہ کی قلت دشمن کی کثرت پر نظر ڈالو۔ دشمن بڑے فخر اور تکبر کے ساتھ ایک بڑی جمعیت اور سامان لیکر چڑھائی کرتا ہے۔ ادھر آپ کے پاس نہ جمعیت نہ سامان۔ بدر کے مقام پر دونو گروہوں کا مقابلہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی فتح کی کوئی سبیل نہیں۔ لیکن رسول کریمؐ ایک بیت الدعا بنا کر اس میں بڑے عجز و انکسار سے خدا کے حضور دعا کرتے ہیں۔ اور ایسی تڑپ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ خونخوار دشمن تباہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ بے سروسامان جماعت فاتح ہو جاتی ہے کیا یہ دعا کا نتیجہ نہیں؟ اگر ہے۔ تو ذرا خیال کرو۔ کہ اگر کوئی علیٰ کل شیء قدیر ہستی نہیں ہے۔ تو یہ تبدیلیاں کس کے دست تصرف سے ظہور پذیر ہوئیں۔ پھر آج مسیح موعود کا زمانہ لو۔ آپ کی دعاؤں کو دیکھو۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں دعائیں پوری ہوئیں قریب المرگ بیمار صرف ایک ہی دعا سے از سر نو زندہ ہوئے۔ مصیبتوں بلاؤں اور مقدموں میں گرفتار لوگ جن کی مخلصی کی کوئی راہ نظر نہیں آتی تھی۔ محض آپ کی دعا سے اپنی تمام مشکلات سے صاف نکل آئے۔ دشمن برباد ہوئے۔ اور دوست شاد۔ پنڈت لیکھرام کا مارا جانا سگ گزیدہ عبدالکریم کا بچ جانا۔ طاعون کا پنجاب میں پھوٹنا۔ آپ کا مقدموں میں فتح پانا کیا یہ قبول شدہ دعاؤں کا نمونہ نہیں؟ اور کیا دعا کی قبولیت خداتعالیٰ کی ہستی پر دلالت نہیں کرتی؟ کرتی ہے۔ اور ضرور کرتی ہے۔

چوتھی دلیل

چوتھی دلیل خدا کی ہستی کی یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے دعویٰ کیا۔ کہ خدا ہے۔ وہ ضرور کامیاب ہوئے۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا۔ وہ خائب و خاسر رہے۔ اگر خدا نہ ہوتا۔ تو یہ تفرقہ کیوں ہوتا۔ یہ بات صرف دعویٰ کے رنگ میں نہیں۔ بلکہ واقعات پر اس کی بنا ہے۔ دیکھو حضرت ابراہیم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ خدا ہے۔ نمرود نے انکار کیا اور ابراہیم کا مقابلہ کیا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ ابراہیم کامیاب۔ اور نمرود ناکام رہا۔ پھر موسیٰ کی حالت کا مشاہدہ کرو۔ وہ فرعون جیسے جابر بادشاہ کے پُر ہیبت دربار میں دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا ہے۔ مگر فرعون انا ربکم الاعلیٰ کہہ کر انکار کرتا ہے پھر جو نتیجہ نکلا۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ کا زمانہ آیا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو پیش کرنے دنیا میں آئے یہود نے آپ کی تکذیب کی۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج یہودی دنیا میں تمام قوموں سے ذلیل و خوار ہیں۔ ایک چپہ زمین بھی ان کے قبضہ میں نہیں۔ پھر سب کے سردار خیرالرسل کی باری آئی۔ آپ نے مکہ والوں کے سامنے خدا کا وجود پیش کیا۔ لیکن بدبختوں نے انکار کیا۔ اور سب کے لیڈر سید الوادی ابوالحکم نے مقابلہ کیا۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ وہ کسطرح تباہ ہوا۔ اور ابوالحکم سے ابوجہل بن گیا۔ پھر مسیح موعود کا دور آیا۔ اور تمہاری آنکھوں کے سامنے اس نے دنیا کو پکارا۔ لیکن مولویوں نے مخالفت کی۔ اور اہلحدیث کا ایڈوکیٹ ان کا سرگروہ بنا۔ لیکن کیا مخالف کامیاب ہوئے ہرگز نہیں بلکہ ناکام رہے۔ اور مسیح موعودؑ کامیاب ہوا۔

غرض تمام وہ صادق راستباز جو خدا کے وجود کا اقرار کرنے والے تھے۔ کامیاب ہوئے۔ اور تمام مخالف ناکام اور یہ بات خداتعالیٰ کی ہستی کا ایک بڑا بھاری ثبوت ہے اس دلیل کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس طرح پر بیان فرماتا ہے۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انهم لهم المنصورون وان جندنا لهم الغالبون۔ اور ایک مقام پر فرمایا۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔